REGD No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۱۵

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

۱۰ جمادی الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱؎

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۴ فتح ۱۳۳۵ ہش | ۱۴ دسمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

کمزوری کی وجہ سے طبیعت اچھی نہیں نیز اسہال کی بھی تکلیف ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کل مورخہ ۱۲ دسمبر کو بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے ہیں احباب کرام حضرت میاں صاحب مدظلہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۳ دسمبر۔ قاضی عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری نظارت بہشتی مقبرہ ابھی تک صاحب فراش ہیں۔ عارضہ میں بہت حد تک تخفیف ہو چکی ہے اور اب علاج آخری مرحلہ پر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

انصار اللہ کا غیر معمولی جلسہ

۱۴ دسمبر بروز جمعہ۔ نماز جمعہ کے فوراً بعد مسجد مبارک میں انصار اللہ کا ایک غیر معمولی مگر نہایت مختصر جلسہ ہوگا جس میں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی احباب سے خطاب فرمائیں گے۔ تمام اراکین انصار اللہ جلسہ کے لئے مسجد میں ہی تشریف رکھیں۔

ابو العطاء جالندھری
قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے گراں قدر عطیہ

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

ابھی ابھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے مرمت مکانات قادیان کی مد میں ایک ہزار روپیہ کا چیک موصول ہوا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ دوستوں کو بھی چاہیئے کہ اس ضروری مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ثواب کمائیں۔

فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر حفاظت مرکز ہند
ربوہ ۱۲/۱۲/۵۶

جماعتوں کے لئے نہایت ضروری اعلان

احباب فوری طور پر توجہ فرمائیں

اخبار پیغام صلح ۵ دسمبر ۱۹۵۶ء میں سید تصدق حسین صاحب قادری بغدادی نے لکھا ہے۔

"مولوی عبد المنان صاحب عمر کا مکتوب فتنہ قادیان اور منافقین کو سمجھنے کے لئے اخوان ربوہ کو بصیرت کا کام دے گا بشرط رجل رشید"

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبد المنان صاحب نے کوئی خاص مکتوب اہل پیغام میں شائع کیا ہے۔ ابھی تک ایسا کوئی مکتوب ربوہ میں نہیں پہنچا۔ اسلئے احباب سے درخواست ہے کہ جسے ایسا کوئی مکتوب ملے تو وہ فوراً مرکز میں بھجوا دے (ابو العطاء جالندھری)

تحریک جدید کا ہفتہ

خدام الاحمدیہ کے تحت ۱۴ سے ۲۱ دسمبر تک تحریک جدید کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ جملہ قائدین مجالس اس ہفتہ کے دوران پوری سرگرمی کے ساتھ احباب جماعت سے چندہ تحریک جدید کے وعدے لکھوائیں اور وعدہ کنندگان کی مکمل فہرستیں وکیل المال صاحب تحریک جدید ربوہ کی خدمت میں ارسال کریں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک ضروری اعلان

اکثر دوست جلسہ سالانہ پر رہائش کے لئے نظارت ہذا کو خطوط لکھ رہے ہیں حالانکہ دراصل رہائش کے لئے افسر صاحب جلسہ سالانہ کو لکھنا چاہیئے۔ بعض دوست سیشن ٹکٹ کی درخواستوں کے ہمراہ رہائش کے لئے بھی لکھ دیتے ہیں اب تک تو تمام ایسی درخواستوں کی اطلاع افسر صاحب جلسہ سالانہ کو دی جا چکی ہے۔ آئندہ دوست احتیاط کریں اور رہائش کے لئے افسر صاحب جلسہ سالانہ کی خدمت میں لکھیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸؍ دسمبر ۱۹۵۶ء

اسلام کو موردِ الزام نہ بناؤ

الفضل کی گذشتہ اشاعت میں ہم نے "مجلس اتحادِ اسلام" کی قرارداد شائع کی ہے۔ اگرچہ بظاہر یہ قرارداد شیعہ سنّی کے تنازعات سے تعلق رکھتی ہے۔ اور مجلس اتحاد اسلام بھی شیعہ سنّی اتحاد کی خاطر بنائی گئی ہے۔ کیونکہ پچھلے دنوں دونوں فرقوں میں چپقلش نہایت تلخ صورت اختیار کر گئی تھی۔ جس کے نتیجہ میں حکومت کو دونوں فرقوں کے کچھ لیڈروں پر پابندیاں لگانی پڑیں۔ لیکن اگر قرارداد کے الفاظ پر غور کیا جائے۔ تو اس کا اطلاق ان تمام مذہبی فرقہ دارانہ تنازعات پر ہو سکتا ہے۔ جو کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ اور ڈاکٹر خانصاحب کی تصریحات سے بھی جو ہم نے اسی قرارداد کے ضمن میں شائع کی ہیں۔ یہی واضح ہوتا ہے۔ کہ جو کارروائیاں اس ضمن میں کی جاتی ہیں۔ ان کا اطلاق عمومی ہوگا۔ نہ کہ صرف ان دو فرقوں تک محدود رکھا جائے گا۔

یہ درست ہے کہ ایسی مجلس کی ضرورت شیعہ سنّی کے تلخ تنازعات کی وجہ سے محسوس ہوئی ہے۔ لیکن یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ ایسے تنازعات جو فساد فی الارض کا باعث ہوتے ہیں۔ صرف شیعہ سنّی فرقوں تک محدود نہیں ہیں۔ بلکہ اکثر ایسے واقعات دوسرے فرقوں کے درمیان بھی ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً حنفیوں اور اہل حدیث کے درمیان ندویوں۔ دیوبندیوں اور بریلویوں کے درمیان۔ الغرض ہمارے ملک میں عقائد کے اختلاف پر فساد فی الارض کا خطرہ ایک نہایت گھناؤنی صورت اختیار کر چکا ہے۔ جس سے ملک و قوم کی صلاحیتیں تباہ ہو رہی ہیں۔ اور ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ جتنی جلدی ممکن ہو۔ اس خطرناک حالت سے ملک و قوم کو نجات دلائی جائے۔ اور جو کچھ بھی حکومت اور دردمند امن پسند شہری اس ضمن میں کریں تھوڑا ہے۔

آج دنیا میں کوئی ملک سوا اسلامی ممالک کے اور ان میں بھی خاص طور پر سوا پاکستان کے موجود نہیں ہے۔ جو اس حقیقت کو نہیں سمجھ گیا۔ کہ مذہبی اختلافات کی بناء پر فساد فی الارض نہ صرف ملک و قوم کے لئے نقصان رساں ہے۔ بلکہ خود مذہب خاصکر اسلام کے راستہ میں بھی ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ آج مغربی اقوام مسلمان اقوام پر اس لئے طعنہ زن ہیں۔ کہ ان کے خیال میں اسلام ان کی ترقی میں حائل ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام پر یہ الزام سراسر بے جا ہے۔ البتہ ہم نے خود اپنے غلط کردار سے اسلام کو موردِ الزام بنا رکھا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ عیسائیت کی گذشتہ تاریخ خون آلود ہے۔ اور ماضی میں مسیحیوں نے خود مسیحیوں پر ہی بڑے ظلم ڈھائے ہیں۔ لیکن آج عیسائی دنیا یقیناً اس لعنت سے بہت بڑی حد تک نجات پا چکی ہے۔ اگرچہ مغربی اقوام نے بعض دوسری باتوں کو انسانوں پر ظلم ڈھانے کا باعث بنا لیا ہے۔ لیکن جہاں تک مذہبی تعصب کا تعلق ہے۔ وہ بڑی حد تک اس کو چھوڑ چکی ہیں۔ اور اس لحاظ سے عیسائی ممالک میں واقعی امن کی فضا قائم ہے۔ اور وہ علم و ہنر میں ترقی کر رہے ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ اقوام نیک بن گئی ہیں۔ اور وہ دوسروں پر ظلم نہیں کرتیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مادی ترقی کی وجہ سے ان کو ایسی قوتوں پر دسترس ہو گئی ہے۔ کہ وہ دوسری اقوام پر بے پناہ ظلم کر رہی ہیں۔ مگر یہ اس امر کا نتیجہ ہے۔ کہ انہوں نے مذہب سے لاپرواہی اختیار کر لی ہے۔ یہ دراصل ردِّ عمل ہے اس تعصب کا جو عیسائی فرقوں نے قرونِ ماضیہ میں ایک دوسرے کے خلاف ظاہر کیا۔

اس سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں کہ جہاں تک مذہبی اور فرقہ دارانہ تعصب کو چھوڑنے کا تعلق ہے۔ مغربی اقوام نے اچھا کام کیا ہے۔ لیکن جہاں تک مذہب کو ہی سرے سے نظر انداز کر دینے کا تعلق ہے۔ انہوں نے کوئی اخلاقی ترقی نہیں کی۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کا "لا اکراہ فی الدین" کا اصول زیادہ سے زیادہ ان اقوام میں پھیلایا جائے۔ اور ان کو دکھایا جائے۔ کہ جو چیز تم نے محض دنیا کے نقطۂ نظر سے ترک کی ہے۔ اور مادی فائدہ اٹھایا ہے۔ مگر روحانیت کھو دی ہے۔ وہ دراصل صحیح دین کا طرۂ امتیاز ہے۔ جو دین و دنیا میں صحیح توازن قائم کرنا سکھاتا ہے۔

اس سے یہ مطلب نہیں۔ کہ "عیسائیت" فی ذاتہٖ فرقہ دارانہ تعصب کو ہوا دیتی ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ متداول غلط عیسائیت بھی انسانوں میں باہمی محبت پر زور دیتی رہی ہے۔ لیکن بعض غلط کار اور غلط فہم انسانوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے مذہب کو ایک نہایت بھیانک چیز بنا دیا۔ اور اس کا نتیجہ وہ ہوا جو ہوا۔ ایسا ہر مذہب میں ہوتا رہا ہے۔ خود مسلمانوں میں بھی ہوا ہے۔ اور نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ جہاں دوسرے مذاہب کے لوگ اس باہمی تعصب کو اب چھوڑ بیٹھے ہیں۔ یہ لعنت ابھی تک مسلمانوں میں خاصکر پاکستان کے مسلمانوں میں بڑی حد تک ہماری تباہی کا باعث بنی ہوئی ہے۔ جس سے نہ صرف یہ کہ ملک و قوم کا وقار دوسری اقوام کی نظروں میں مخدوش ہو رہا ہے۔ بلکہ وہ اسلام بھی جس نے "لا اکراہ فی الدین" کا اصول چمکتے ہوئے الفاظ میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ بدنام ہو رہا ہے۔ یہ خدمت ہے جو ہمارے اہل علم حضرات اسلام کی کر رہے ہیں۔ کیا یہ ہمارے لئے باعثِ شرم نہیں ہے؟ کیا ہماری حکومت اور پُر امن شہریوں کا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ جلد از جلد اس سے ملک و قوم کو نجات دلائیں۔ اور ہم نہ صرف خود اسلامی اصول کو اپنائیں۔ بلکہ دنیا کے سامنے اس کی مثال قائم کریں۔

بے شک حکومت کا فرض ہے۔ کہ پاکستان کے دستور کی دفعات کے مطابق ملک میں مذہبی فرقوں کے درمیان توازن قائم رکھنے کے لئے پوری پوری کوشش کرے۔ اور خلاف ورزیوں کا سختی سے نوٹس لے۔ لیکن اصل چیز یہ ہے۔ کہ عوامی ذہنیت کی تعلیم و تربیت اس نہج سے کی جائے۔ کہ ملک میں ایسی فضا از خود نشوونما پا جائے۔ کہ فرقہ دارانہ تنازعات کو ہوا دینے والے آئندہ ایسی جرأت ہی نہ کر سکیں۔ اس لئے مجلس اتحاد اسلام جو قائم کی گئی ہے۔ اس کا کام صرف قراردادیں پاس کر دینا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ حکومت کی مدد سے وہ ایک نہایت وسیع پیمانہ پر اور منظم طریق پر کام کرے۔ اور جلد از جلد عمومی ذہنیت کا معیار بلند کرنے کے لئے ذرائع تلاش کرے۔ اور ان کو جامۂ عمل پہنائے۔

جیسا کہ خود اس قرارداد سے معلوم ہوتا ہے۔ ایسا ہی ایک شیعہ سنّی بورڈ ۱۹۵۲ء میں بنایا گیا تھا۔ اور موجودہ مجلس نے اسی بورڈ کی قرارداد ہی کو اختیار کیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ موجودہ مجلس اتحاد اسلام کوئی واقعی کام کر کے دکھائیگی۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ بمقام مرکز سلسلہ ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شریک ہو کر اس کی برکات سے مستفید ہوں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

امریکہ جانے والی ہوائی ڈاک کے متعلق ضروری اطلاع

کچھ عرصہ سے پاکستان سے امریکہ آنے والے تقریباً ایر لیٹر ہمیں بیرنگ پہنچ رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے امریکہ مشن کو ایسے تمام ایر لیٹرز پر دگنی جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پاکستان میں غالباً امریکہ کو جانے والی ڈاک کی شرح میں تبدیلی ہوئی ہے۔ جس کا صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے دفاتر اور احباب پرانی شرح پر ہی ٹکٹ لگاتے ہیں۔ ویسے بھی یورپ کی نسبت سے امریکہ آنے والی ہوائی ڈاک کی شرح بالعموم زیادہ ہی رہی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ از راہِ نوازش امریکہ کو خط روانہ کرتے ہوئے ڈاک کی شرح کے متعلق معین اطلاع حاصل فرما لیا کریں۔ کیونکہ اس طرح نہ صرف ہمیں بلاوجہ جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ بعض خطوط ضائع بھی ہو جاتے ہیں۔ اور بعض بجائے ہوائی رستہ کے بحری رستے سے بھجوائے جاتے ہیں۔ جو قریباً دو مہینے میں پہنچتے ہیں۔

(خاکسار خلیل احمد ناصر از امریکہ مشن)

خطبہ جمعہ[۱]

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری صحت میں برکت دے

تاکہ

مَیں اسلام اور احمدیت کی اور زیادہ خدمت کر سکوں

میرے لئے دعا تمہارے اپنے لئے بھی دعا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ امن کی صورت پیدا ہوگی اور ترقی کے راستے کھل جائینگے

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ر دسمبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اسلام میں نماز کے لئے جو لفظ رکھا گیا ہے۔ وہی لفظ دعا کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ پس مسلمان کی نماز دعا ہوتی ہے۔ اور اس کی دعا نماز ہوتی ہے کیونکہ

نماز کی غرض

یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے۔ اور اس سے اپنی ضرورتیں مانگی جائیں اور جو شخص اس غرض کو پورا کرتا ہے۔ وہ حقیقی نماز پڑھتا ہے۔ اور جو شخص اس غرض کو پورا نہیں کرتا بلکہ رسمی طور پر اوٹھک بیٹھک کرتا ہے وہ درحقیقت نماز نہیں پڑھتا۔ کیونکہ نماز کا اصل مقصد یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے بار بار دعا کی جائے۔ اور اس کا فضل مانگا جائے۔ اور یہ یقین رکھا جائے کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی وجود ہماری حاجت روائی نہیں کر سکتا۔

پچھلے سال جب میں یورپ سے علاج کے بعد واپس آیا۔ تو ان دنوں میری طبیعت میں تشویش زیادہ ہوتی تھی۔ لیکن میں نے دیکھا کہ جوں جوں احباب میری صحت کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ وہ تشویش کم ہوتی جاتی تھی اور

صحت میں ترقی

ہوتی جاتی تھی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک سال اور گزر گیا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ جتنی تشویش اور گھبراہٹ مجھے پچھلے سال تھی اتنی اب نہیں لیکن اس سال چونکہ سردی اچانک تیز ہو گئی ہے۔ اس لئے میری طبیعت میں بھی کوفت اور اضمحلال پیدا ہو گیا ہے۔ اور میں طاقت کی بجائے کمزوری محسوس کرتا ہوں۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ایک بار پھر دعاؤں میں مشغول ہو جائیں۔ کیونکہ اگر انہیں واقعہ میں نظر آتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ

سلسلہ اور اسلام کی خدمت

کروائی ہے۔ اور میرے ذریعہ انہیں ترقی بخشی ہے۔ تو یہ کام اسی صورت میں جاری رہ سکتا ہے کہ میری صحت ٹھیک رہے۔ پس اگر واقعہ میں انہیں یہ احساس اور یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ احمدیت اور اسلام کو ترقی دی ہے۔ تو ان کی اسلام اور احمدیت سے محبت کا ثبوت اسی صورت میں مل سکتا ہے کہ وہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسی صحت بخشے کہ میں اچھی طرح کام کر سکوں اور اسلام اور احمدیت کی اور زیادہ خدمت کر سکوں۔ تاکہ وہ جلد جلد ترقی کرے اور

خدائے واحد کی حکومت

دنیا میں قائم ہو جائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انسانی کاموں میں دور آتے رہتے ہیں جن سے ہم بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ لیکن عام قاعدہ اور ہے اور کوشش اور چیز ہے۔ عام قاعدہ کے مطابق انسان بڑی عمر میں کمزور ہو جاتا ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اپنی صحت کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ بڑی لمبی عمر پا جاتے ہیں۔ اور انہیں دیکھ کر ماننا پڑتا ہے۔ کہ انسانی تدبیر سے جس میں سب سے بڑی چیز دعا ہے عام قانون بدلا جا سکتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے لبیدؓ بن ربیعہ ایک مشہور شاعر تھے۔ انہوں نے ۱۷۵ سال عمر پائی۔ اسلام لانے سے پہلے بھی وہ

عرب کے مشہور شاعر

تھے اور اسلام لانے کے بعد بھی وہ کافی عرصہ زندہ رہے۔ حضرت انسؓ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ انہوں نے ۱۲۰ سال کی عمر پائی۔ اور ان کی ہمت اتنی بلند تھی۔ کہ بڑی عمر میں ان کی بیوی فوت ہو گئی تھیں۔ ایک دن ان کے ایک دوست ان سے ملنے کے لئے گئے۔ تو وہ ان سے کہنے لگے میرے لئے بیوی تلاش کرو۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص بغیر شادی کے فوت ہوتا ہے۔ اس کی عمر باطل جاتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میری عمر بھی باطل چلی جائے۔ اب دیکھو انکی عمر ۱۱۰ سال کی ہو گئی تھی۔ لیکن ان کی خواہش تھی کہ کوئی عورت مل جائے اور وہ اس سے شادی کر لیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی صحت اچھی تھی اور قوےٰ مضبوط تھے۔ اس لئے انہیں اپنے بڑھاپے کا خیال نہ آیا۔ اور انہوں نے اس بات کی خواہش کی کہ ان کی کسی عورت سے شادی ہو جائے۔ ہمارے زمانہ میں بھی بعض لوگ بڑی بڑی عمر والے اور حوصلہ والے ہوتے ہیں ۱۹۱۷ء میں ایک آدمی گجرات سے آیا اور مجھے ملا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ لاہور سے پیدل چل کر آیا ہے۔ میں نے کہا آپکی عمر تو پچاس ساٹھ سال کی لگتی ہے۔ اس نے کہا ۵۰۔۶۰ سال کی نہیں میری عمر ۱۱۸ سال کی ہے اور میں نے

مہاراجہ رنجیت سنگھ کا ابتدائی زمانہ

دیکھا ہوا ہے۔ میں دو راتیں رستہ میں ٹھہرا ہوں اور پیدل چل کر قادیان پہنچ گیا ہوں۔ بعد میں سنا کہ وہ ۱۴۰ سال کی عمر میں فوت ہوا۔ پس اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ جنہیں اپنی صحت کی حفاظت کرنے کی توفیق دیتا ہے وہ بڑی بڑی عمریں پاتے ہیں۔ ہمارے مولوی نور الحق صاحب کے دادا بھی ایسے ہی لوگوں میں سے تھے۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی جن دنوں فالج کے حملہ سے بیمار تھے اسی سال خدام الاحمدیہ کا دفتر بن رہا تھا۔ میں دفتر دیکھنے جاتا تھا

[۱] اس سے قبل دو خطبوں پر غلطی سے نمبر ۴۸ دیا گیا ہے۔ جن کے اصل نمبر ۴۹۔۵۰ تھے۔ احباب اصلاح فرمالیں۔

کہ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی بڑا تیز تیز چل کر میری طرف آرہا ہے۔ وہ مجھے ملا۔ اور اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ میں نے دریافت کیا۔ کہ آپ کا کیا نام ہے۔ انہوں نے اپنا نام بتایا۔ اور کہا میں گجرات سے آیا ہوں۔ پھر انہوں نے پنجابی زبان میں کہا پیر ڈا غلام رسول وزیر آبادی کہلاندا ہے میں اس دا حال پچھن آیا آں۔ یعنی غلام رسول وزیر آبادی جو کہلاتے ہیں۔ ان کا حال دریافت کرنے آیا ہوں۔

حافظ غلام رسول صاحب

ہماری جماعت میں بڑے محترم سمجھے جاتے تھے۔ مگر انہوں نے اس بے تکلفی سے ان کا نام لیا۔ تو میں نے پوچھا کہ حافظ صاحب سے آپ کا کیا رشتہ ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ وہ میرے بھتیجے ہیں۔ میں نے کہا معلوم ہوتا ہے۔ آپ کے والد نے آخری عمر میں دوسری شادی کی تھی جس سے آپ پیدا ہوئے۔ اس لئے آپ کی عمر ان سے چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ جدوں غلام رسول دی ماؤ دا ویاہ ہویا سی میں اٹھارہ سال دا ساں یعنی جب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی والدہ کا بیاہ ہوا تھا اس وقت میں اٹھارہ سال کا تھا۔ بعد میں وہ ۱۲۳ یا ۱۲۷ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور وہ اس عمر میں بھی خوب چل پھر لیتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ میں ہن وی پچیس ۲۵ پچیس میل پیدل چلا جاتا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ جن لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ اور وہ اپنی صحت کی حفاظت کرتے ہیں۔ ان کی عمریں عام قانون کے لحاظ سے زیادہ ہو جاتی ہیں۔ بعض عمریں بے شک غیر معمولی ہوتی ہیں اور ان کی ہمیں تاویل کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں بھی اور بائیبل میں بھی حضرت نوح علیہ السلام کی عمر ایک ہزار سال کی بیان ہوئی ہے۔ اس کی ہم تاویل کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس سے مراد درحقیقت ان کی امت کا زمانہ ہے۔ لیکن تاریخی لحاظ سے جو واقعات مشہور ہیں اور جو باتیں ہمارے سامنے کی ہیں۔ ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے تو انسان خاصی لمبی عمر پا سکتا ہے۔ اور پھر وہ اس عمر میں اچھی طرح کام بھی کر سکتا ہے۔ پس

دوست دعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ میری صحت میں برکت دے تاکہ جو دم باقی ہیں۔ وہ دین کی خدمت میں صرف ہوں۔ اور نہ صرف اسلام اور احمدیت کو ترقی حاصل ہو۔ بلکہ خود دعا کرنے والے کو بھی ثواب ملے اور اسکے ساتھیوں کو بھی امن اور سکون نصیب ہو۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا۔ تو مسلمانوں کو امن اور چین نصیب ہو گیا۔ اگر آپ مکہ فتح نہ کرتے تو مسلمانوں پر برابر ظلم ہوتے رہتے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فتوحات دیں۔ تو ان کے نتیجہ میں

مکہ مدینہ

اور اس کے اردگرد کے علاقہ میں مسلمانوں کو امن میسر آگیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں جو فتوحات ہوئیں۔ ان کی وجہ سے سارے عرب اور عراق اور شام میں مسلمانوں کو امن نصیب ہو گیا۔ پھر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ذریعہ سے انطاکیہ تک کا علاقہ فتح ہوا۔ اور وہاں مسلمان امن سے رہنے لگے غرض یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ جوں جوں اسلام ترقی کرتا گیا۔ مسلمانوں کے لئے امن کی صورت پیدا ہوتی گئی۔ اسی طرح اب احمدیت ترقی کرے گی۔ تو احمدیوں کی تعداد زیادہ ہو گی اور ان کی روزمرہ کی تکالیف دور ہو جائیں گی پس میرے لئے دعا تمہارے اپنے لئے بھی دعا ہے۔ اور تمہارے بچوں کے لئے بھی دعا ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ تمہارے لئے بھی اور تمہاری اولادوں کے لئے بھی امن کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اور ترقی کے راستے کھل جائیں گے۔

درخواست دعا مورخہ ۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء کو خاکسار کو خدا تعالیٰ نے تیسرا لڑکا عنایت فرمایا تھا اس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مبارک محی الدین" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر احمد علی صاحب ممبر مجلس عاملہ جماعت احمدیہ لاہور کا پوتا ہے احباب کرام اس کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(قریشی) فیروز محی الدین مبلغ سنگاپور ملایا حال ربوہ

جماعت احمدیہ کے اخبارات اور رسائل

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

(۴)

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۵۶ء

۴۲۔ گلدستہ "تعلیم الدین" قادیان

احمدی بچوں۔ خواتین اور نو احمدی و نومسلم احباب کو علوم دینیہ سے آگاہ کرنے کے لئے مکرم حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد گجراتی نے جولائی ۱۹۳۶ء میں قادیان سے جاری کیا۔ قرآن کریم احادیث لغت عربی فقہ احمدیہ اور طب کے اسباق بالاقساط شائع کرنے کے علاوہ سلسلہ کے علماء کے تحریر کردہ ضروری اور مفید مضامین اس رسالہ میں شائع ہوتے رہے۔

۴۳۔ "مینیزی پامنگو" (محبت الہٰی) نیروبی مشرقی افریقہ

احمدیہ مشن مشرقی افریقہ کا ماہوار آرگن ہے۔ جو ۱۹۳۶ء سے جاری ہے۔ اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل رئیس التبلیغ کی زیر ادارت سواحیلی زبان میں نکل رہا ہے۔ اس کے ذریعہ مشرقی افریقہ کی احمدی جماعتوں کو مرکزی ہدایات اور تحریکوں سے واقفیت بہم پہنچائی جاتی ہے۔ مشن کے اعلانات سے باخبر کیا جاتا ہے۔ دینی علمی اور اخلاقی مضامین شائع کئے جاتے ہیں یہ اخبار مشرقی افریقہ میں تبلیغ کا اہم ذریعہ اور گردا ہے اور اس کے ذریعہ اہم نتائج مرتب ہو رہے ہیں۔

۴۴۔ ماہنامہ "فرقان" قادیان

مجلس رفقائے احمد نے (جس کے اس وقت صرف چالیس ممبر تھے) جنوری ۱۹۴۲ء میں قادیان سے جاری کیا۔ اس کا مقصد ان بدظنیوں کا جواب دینا تھا۔ جو انجمن اشاعت اسلام لاہور کی طرف سے جماعت احمدیہ قادیان کے عقائد کی نسبت پھیلائی جا رہی تھیں اس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری سابق مبلغ بلاد عربیہ حال پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ مقرر ہوئے۔ بعد میں اس کی ادارت میاں عبد المنان صاحب عمر ایم۔ اے کے سپرد ہوئی اور تقسیم ملک تک اپنی روایات کے ساتھ آپ کی ادارت میں رسالہ باقاعدہ جاری رہا۔

تقسیم ملک کے وقت نازک حالات کے باعث اس کی اشاعت بند ہو گئی۔

۴۵۔ "سیت بچن" (گورمکھی) قادیان

دسمبر ۱۹۲۵ء میں قادیان سے سہ ماہی رسالہ کی صورت میں جاری ہوا۔ اس کے ایڈیٹر سکھ مذہب کے ودوان مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ تھے۔ اس رسالہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی "تفسیر کبیر" بالاقساط شائع ہونی شروع ہوئی تھی۔ تفسیر کی پہلی قسط دسمبر ۱۹۴۶ء میں شائع ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں سکھوں میں اس کی مانگ بڑھ گئی۔ جنوری ۱۹۴۷ء میں یہ رسالہ ماہوار کر دیا گیا۔ آخری پرچہ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا۔ اس میں بڑے اہم اور قیمتی مضامین مثلاً گورو ہر سہائے کا قرآن شریف، سکھ مذہب اور کرپان۔ سکھ مذہب اور اذان اور باوا نانکؒ اور اسلام شائع ہوئے۔

۴۶۔ ماہنامہ ست سندیش (ہندی) قادیان

تقسیم ملک سے تھوڑا عرصہ پیشتر مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب بی اے ودیارتھی کی ادارت میں قادیان سے شائع ہونا شروع ہوا۔ پاکستان کے قیام کے بعد ہندوؤں کے چلے جانے کی وجہ سے اس کی ضرورت باقی نہ رہی۔ اسلئے اس کی اشاعت روک دی گئی اس رسالہ کا بڑا اور اہم مقصد ہندوؤں میں تبلیغ اسلام تھا۔

۴۸۔ ماہنامہ تعلیم القرآن المجید و تعلیم العربیہ لاہور

پاکستان میں قرآن کریم اور عربی زبان کی تعلیم عام کرنے کی غرض سے مکرم حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد گجراتی نے قیام پاکستان کے بعد لاہور سے جنوری ۱۹۴۸ء میں جاری کیا عربی زبان کے ماہرین اس رسالہ کی نگرانی کرتے ہیں

۴۹۔ ماہنامہ اسلامیہ سوریہ (اسلام کا سورج) کولمبو سیلون

یہ رسالہ ۱۹۴۸ء سے سیلون کی جماعت کے

زیر اہتمام نکالا جارہا ہے۔ تامل زبان میں چھپتا ہے۔ اور وہاں کے لوگوں کے سامنے صحیح اسلامی تعلیم پیش کرکے انہیں اسلام کی دعوت دے رہا ہے۔ اس کی اشاعت سیلون کے علاوہ ہندوستان کے ایسے علاقوں میں بھی کی جاتی ہے۔ جہاں تامل زبان سمجھی اور بولی جاتی ہے۔ اس اخبار کا اپنا پریس ہے۔ اور اس وقت مسٹر او عبدالمجید صاحب کی ادارت میں جاری ہے۔

۴۹۔ ہفتہ وار "الرحمت" لاہور

روزنامہ الفضل کے بھارت میں داخلہ پر پابندی عائد ہوجانے کی وجہ سے شائع کیا گیا۔ تا وہ بھارت میں الفضل کا قائم مقام ہوسکے۔ اور سلسلہ کی ہدایات اور اعلانات وہاں کی جماعتوں تک پہنچتے رہیں۔ سو یہ رسالہ اس عرصہ میں ان فرائض کو سرانجام دیتا رہا۔ اس کے مدیر مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر روزنامہ الفضل ہی تھے۔ جب الفضل پر سے پابندی اٹھا دی گئی۔ تو اسے ایک ادبی رسالہ کی حیثیت میں کچھ عرصہ تک چلایا گیا۔ اس وقت اس کی ادارت کے فرائض مکرم محمد صدیق صاحب ثاقب کے سپرد تھے۔ بعد میں اس کی اشاعت ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے بند کردی گئی۔ یہ اخبار ۱۹۴۹ء میں جاری کیا گیا۔ اور ۱۹۵۲ء کے آخر تک جاری رہا۔

۵۰۔ "ٹرتھ" (انگریزی) لنڈن

یہ رسالہ ۱۹۴۹ء میں مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی سابق امام مسجد لنڈن کی ادارت میں نکلتا رہا۔ جو بعد میں بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر بند کر دیا گیا۔ اس میں دیگر قیمتی مضامین کے علاوہ سلسلہ کی خبریں شائع کی جاتی تھیں۔ اور دنیا کے واقعات و اخبار پر تبصرہ کیا جاتا تھا۔ امریکہ اور دوسرے ممالک میں اس رسالہ کو نہایت پسند کیا گیا۔ اور اپنے وقت میں اس نے نہایت عمدہ کام کیا۔

۵۱۔ ماہنامہ "مسلم ہیرلڈ" گلاسگو

جماعت کے نومسلم انگریز مبلغ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے اوائل ۱۹۴۹ء میں گلاسگو سے جاری کیا۔ ایک وقت تک یہ رسالہ باقاعدہ نکلتا رہا۔ بعد میں آرچرڈ صاحب موصوف کے "اینٹیگوا" میں تبدیل ہوجانے پر اس کی اشاعت رک گئی۔

۵۲۔ "دی ٹرتھ" (انگریزی) لیگوس نائیجیریا

یہ اخبار نائیجیریا مغربی افریقہ کی جماعتہائے احمدیہ کا ترجمان ہے۔ اور رئیس التبلیغ مغربی افریقہ جناب نور محمد صاحب نسیم سیفی بی اے اس کے مدیر ہیں۔ اس وقت اس کی پانچویں جلد جا رہی ہے۔ مسلمانوں کو بیدار کرنے اور ان کے حقوق کے تحفظ کے بارہ میں اس اخبار کو بلند مقام حاصل ہے۔ اس علاقہ میں عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی صحیح تعلیم پیش کرکے اس کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کا جواب دینے والا واحد مسلم اخبار ہے۔ اس کے ذریعہ نائیجیریا کی احمدی جماعتوں کی تربیت کی جاتی ہے۔ اور انہیں مذہبی لحاظ سے دنیا کے اہم واقعات سے واقفیت بہم پہنچا کر دینی ہتھیاروں سے مسلح کیا جاتا ہے۔ یہ اخبار اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ملک میں اچھا اثر رکھتا ہے۔ اور مقامی حکومت اسے نہایت اہمیت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اس وقت اس اخبار کی اشاعت نائیجیریا کے علاوہ گولڈ کوسٹ سیرالیون اور لائبیریا میں بھی کی جا رہی ہے۔ اور اس سے عمدہ نتائج مرتب ہو رہے ہیں۔

۵۳۔ "الاسلام" ہیگ۔ ہالینڈ

ہالینڈ مشن کی طرف سے انچارج صاحب مشن کی ادارت میں عرصہ سے جاری ہے۔ اور نومسلموں کی تعلیم و تربیت اور غیر مسلموں میں تبلیغ کا فریضہ عمدگی سے ادا کر رہا ہے۔

۵۴۔ "الہدیٰ" انڈونیشیا

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا ماہوار رسالہ ہے۔ جو وسطی جاوا سے جاری کیا گیا۔ اور اس کا مقصد اس علاقہ میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینا تھا۔ اس کا اہتمام لوکل مشن کے سپرد تھا۔

۵۵۔ "المصلح" کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا ہفتہ وار مجلہ ہے۔ جو ۱۹۵۰ء کے اوائل میں کراچی سے جاری کیا گیا۔ اس کا مقصد مجلس کی کارگذاری سے دوسروں کو آگاہ کرنا۔ مرکزی مجلس کے احکام خدام تک پہنچانا۔ خدام کے اندر دینی۔ علمی اور تبلیغی ذوق پیدا کرنے کے علاوہ دوسرے لوگوں کو احمدیت کی دعوت دینا۔ اور ان کے دلوں میں اس کے خلاف بغض و کینہ کو دور کرنا تھا۔

فروری ۱۹۵۳ء میں روزنامہ الفضل کے جبری التوا کے بعد اس کی تمام تر ذمہ داریاں اس اخبار نے سنبھالیں۔ اور مرکزی آواز کی حیثیت سے نہایت اہم کام سرانجام دیا۔ ابتداء میں یہ اخبار ہفتہ وار تھا۔ بعد میں دو سال سے زائد عرصہ تک یہ روزانہ نکلتا رہا۔ اور اب پھر ہفتہ وار کر دیا گیا ہے۔ اور ابھی تک نیم مذہبی و ادبی رسالہ کی صورت میں جاری ہے۔

اس اخبار کے اخراجات مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی اپنی پیدا کردہ آمد سے مہیا کئے جاتے ہیں۔ اور کسی ادارہ سے باقاعدہ امداد اسے نہیں ملتی۔

۵۶۔ "لے پروگریس اسلامک" روز ہل مارشس

محترمہ عائشہ ندیا سکھیا کی ادارت میں عرصہ سے فرنچ زبان میں نکل رہا ہے۔ اور مقامی مشن کے ترجمان کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ جماعت احمدیہ مارشس کی تنظیم و تربیت۔ ان تک مرکز کی تحریکوں کو پہنچانا۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینا۔ اور غیر مسلموں میں تبلیغ کا اہم فریضہ ادا کرنا اس کے اہم مقاصد ہیں۔ یہ رسالہ پندرہ روزہ ہے۔

۵۷۔ ماہنامہ "الفرقان" ربوہ

یہ رسالہ مولانا ابو العطاء صاحب سابق مدیر "البشریٰ" فلسطین و "فرقان" قادیان نے احمد نگر نزد ربوہ سے جنوری ۱۹۵۱ء میں جاری کیا۔ بعد میں اسے ربوہ میں منتقل کر دیا گیا۔ اور اسے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ترجمان کی حیثیت دے دی گئی۔ اس کے مقاصد یہ ہیں۔

۱۔ فضائل قرآن کریم کو بیان کرنا۔
۲۔ غیر مسلموں یعنی آریوں۔ عیسائیوں اور بہائیوں کے قرآن کریم پر اعتراضات کا جواب دے کر انہیں دعوت اسلام دینا۔
۳۔ مستشرقین کے خیالات پر تحقیقی تبصرہ کرنا ۴۔ باشندگان پاکستان کو عربی زبان کی تعلیم دینا۔

رسالہ کی چند سالہ زندگی میں اس کے متعدد خاص نمبر شائع کئے گئے۔ جن میں قرآن نمبر تعلیم نمبر اور جماعت اسلامی نمبر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ عربی زبان ام الالسنہ ہے۔ اس کے متعلق ایک تحقیقی اور اپنی ذات میں منفرد قسم کا مضمون متعدد اقساط میں اس میں شائع کیا گیا۔

یہ رسالہ اپنی ذات میں نہایت مفید ہے۔ اور پانچ سال سے زائد عرصہ سے قرآن کریم اور اسلام کی نہایت اہم خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اور تاریخ اجراء سے اب تک برابر شائع ہو رہا ہے۔

۵۸۔ ماہنامہ "درویش" قادیان

یہ رسالہ انقلاب ۱۹۴۷ء کے بعد قادیان سے زیر اہتمام بزم درویشان جنوری ۱۹۵۱ء میں جاری ہوا۔ اس کا مقصد درویشان قادیان کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلانا احمدیت کی تعلیم کے مطابق ان کی تربیت و اصلاح کرنا۔ اور ان کے حالات سے بیرونی دنیا کو واقف کرنا تھا۔ اس کے علاوہ اس رسالہ نے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو مرکز قادیان سے دوبارہ وابستہ کرنے میں بہت اعلیٰ کام کیا۔ اور انہیں مرکز کے حالات سے باخبر کرتا رہا۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ اس کی نگران تھی۔

بعد میں جب قادیان سے ہفتہ وار "بدر" مرکزی اخبار کی حیثیت سے چھپنے لگا۔ تو اس کی ضرورت باقی نہ رہی۔ اس لئے اس کی اشاعت بند کر دی گئی۔ اور درویشان قادیان نے اپنی تمام تر توجہ اپنے مرکزی اخبار کی ترقی اور اشاعت کی طرف مبذول کر دی۔

۵۹۔ سینار اسلام (شعاع اسلام) جاکرتا۔ انڈونیشیا

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا ماہوار مجلہ ہے۔ جو ۱۹۵۱ء سے جاکرتہ انڈونیشیا سے نکل رہا ہے۔ اس کے مدیر مکرم سید شاہ محمد صاحب جیلانی رئیس التبلیغ ہیں۔ اور جماعتوں کی تعلیم و تربیت اور غیروں میں تبلیغ احمدیت اس کا مقصد ہے۔

۶۰۔ التبلیغ ربوہ

صیغہ نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ کی طرف سے ۱۹۵۱ء کے شروع میں مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ کی ادارت میں شائع ہونا شروع ہوا۔ پاکستان میں جماعتوں کی تربیت اور غیر از جماعت لوگوں میں تبلیغ کا فریضہ ادا کرنا اس کے اہم فرائض میں سے تھا۔ مارچ ۱۹۵۳ء میں اس کی اشاعت بند کر دی گئی۔

(باقی)

اے در انکار ماندہ از الہام - کرد عقل تو عقل را بدنام

(مسیح موعودؑ)

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

امیر جماعت غیر مبایعین مولوی صدر الدین صاحب کے دورہ کی رپورٹیں پیغام صلح میں کبھی کبھی شائع ہوتی ہیں۔ حال ہی میں معلوم ہوا ہے مولوی صاحب موصوف ملتان تشریف لے گئے وہاں شیخ فاروق احمد صاحب آف کالونی ٹیکسٹائل ملز نے ان کے اعزاز میں پارٹی دی اور جماعت مبایعین کے بھی بعض معززین بھی اس پارٹی میں بلائے گئے۔ اس موقعہ پر مولوی صدر الدین صاحب نے جن حقائق و معارف کا اظہار فرمایا ان میں ایک امر یہ تھا کہ آپ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی والہام کا دروازہ بند قرار دیا اور کہا کہ جو وحی و الہام کا مدعی ہو میں اسے لعنتی سمجھتا ہوں۔ مولوی صاحب کی اس گوہر افشانی سے اتنا پتہ لگ گیا کہ مولوی صاحب کو اسلام اور احمدیت سے کس قدر لاعلمی ہے اور اپنے پیر و مرشد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کتنے دور چلے گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی تائید میں بمقابلہ دیگر مذاہب سلسلہ احمدیہ میں وحی الہام ہی مابہ الامتیاز ہے۔ جہاں آریہ یہودی عیسائی وغیرہ الہام الٰہی کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ وحی الہام آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئے ہیں وہاں اسلام کہتا ہے کہ تُؤتی اُکُلَها کُلَّ حِینٍ بِاِذنِ رَبِّها کہ سچا مذہب ہر زمانے میں پھل دیتا ہے اور فرماتا ہے اِنَّ الَّذِینَ قالُوا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ استَقامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَیهِمُ المَلٰئِکَةُ اَلّا تَخافُوا وَلا تَحزَنُوا کہ جو لوگ سچے معنوں میں کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر استقامت بھی دکھاتے ہیں تو ان پر فرشتے نازل ہو کر وحی والہام کرتے ہیں الا تخافوا ولا تحزنوا کہ خوف مت کرو اور غم نہ کھاؤ وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون اور انہیں جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

دنیا میں جس قدر ہے مذاہب کا شور و شر
سب قصہ گو ہیں نور نہیں ایک ذرہ بھر
ہے دیں وہی کہ جس کا خدا آپ ہو عیاں
خود اپنی قدرتوں سے دکھا دے کہ ہے کہاں (درثمین)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں اس کی تصریح موجود ہے۔ مگر مولوی صدر الدین صاحب ہیں کہ یہی بات جو سلسلہ احمدیہ میں امتیازی بات تھی اُسی کو رد کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

وہ ناداں جو کہتا ہے در بند ہے
نہ الہام ہے اور نہ پیوند ہے
نہیں عقل اس کو نہ کچھ غور ہے
اگر وید ہے یا کوئی اور ہے (درثمین)

عجیب بات ہے کہ سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح موعودؑ کو جیسا کہ مسلم کی حدیث میں وارد ہے کہ وحی والہام ہوگا۔ چنانچہ لکھا ہے

(۱) "نعم یوحی الیہ علیہ السلام وحی حقیقی کما فی حدیث مسلم"

(روح المعانی جلد ۵ ص۶۵)

کہ مسیح موعود علیہ السلام پر وحی کا نزول ہوگا جیسا کہ مسلم شریف میں مذکور ہے اور علامہ ابن حجر الہیثمی فرماتے ہیں:-

"ذالک الوحی علی لسان جبریل اذ ھو السفیر بین اللہ تعالیٰ و انبیائہ"

کہ وحی جبریل فرشتے کے ذریعہ ہو گی کیونکہ وہی اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے درمیان سفیر ہے۔ (روح المعانی جلد ۷ ص۶۵)

نیز علامہ ابو حجر فرماتے ہیں

"وخبر لا وحی بعدی باطل وما اشتھر ان جبریل لا ینزل الی الارض بعد موت النبی صلعم فھو لا اصل لہ"

(روح المعانی جلد ۷ ص۶۵)

کہ "لا وحی بعدی" کی حدیث باطل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ جبرائیل نبی صلعم کی وفات کے بعد زمین پر نازل نہیں ہوں گے اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

غرض قرآن کریم۔ حدیث شریف اور محققین اسلام کی آراء سے ثابت ہے کہ اسلام میں وحی والہام کا دروازہ کھلا ہے اور یہی وہ نمایاں چیز ہے جسے سلسلہ احمدیہ سب مذاہب کے مقابل پیش کرتا ہے۔ مگر منکرین خلافت احمدیہ کے امیر مولوی صدر الدین صاحب اس کا انکار کرتے ہیں۔ خدا نے سچ فرمایا بئس للظالمین بدلا۔ کہ ظالم لوگوں کو جو چیز بدلے میں ملتی ہے وہ بُری ہوتی ہے۔ غیر مبایعین نے خلافت احمدیہ کا انکار کر کے ایسے شخص کو امیر منتخب کر لیا جو اسلامی مسائل سے اس قدر بیگانہ ہے جس کا نمونہ اوپر دیا گیا ہے اس کے بالمقابل خلیفہ برحق نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں فرمایا

"دیگر مذاہب کے مقابل میں اسلام کو امتیاز ہے۔ لیکن مسلمانوں نے اسے بھلا دیا اور وہ امتیاز یہ ہے کہ اسلام میں ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کا کلام جاری ہے" (احمدیت کا پیغام ص۲۵) فافہم۔

ہدایات برائے ملاقات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ
بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام حسب ذیل ہے احباب کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پر پہنچنے کی کوشش فرمائیں۔

(۲) جماعتوں کے سامنے جو وقت اور تعداد دی گئی ہے جماعتیں اس کا خاص خیال رکھیں کہ وقت کے اندر ان کی جماعت ملاقات ختم کرے۔ امراء ضلع تعداد کی پابندی کے لئے ذمہ دار ہوں گے۔

(۳) جو جماعت کسی اچانک آجانے والی مجبوری کی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے گی اس کو ۲۹ دسمبر ۵۶ء کو موقعہ دینے کی کوشش کی جائے گی۔ یہ نہیں ہوگا کہ دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے۔

(۴) وقت مقررہ کی پابندی (یہ وقت جماعتوں کو ترتیب دینے وقت بھی بتا دیا جائے گا) نہایت ضروری ہے۔ امید ہے انتظامی دقتوں کے مدنظر احباب جماعت تعاون فرمائیں گے۔

(۵) ملاقات صبح ۸½ بجے اور شام ۶½ بجے شروع ہوا کرے گی۔

(۶) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت امسال بھی کمزور ہی ہے اس لئے احباب اس بات کا خیال رکھیں

(۷) امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا تعارف ملاقات کرواتے وقت فرمائیں اور ملاقات بروقت ختم کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(۸) بیعت کرنے والے احباب مقررہ تاریخوں کو صبح ۸½ بجے اور شام ۶½ بجے ہی دفتر میں تشریف لاکر اپنے نام رجسٹر کروالیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پروگرام ملاقات بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

جماعت	افراد	وقت
۲۶ دسمبر صبح ۸½ بجے		
جماعتہائے جھنگ شہر و ضلع	۱۰۰	۱۵ منٹ
" سابق ریاست بہاولپور	۸۰	۱۵ "
۲۶ دسمبر شب ۶½ بجے		
جماعتہائے گوجرانوالہ شہر و ضلع	۲۰۰	۳۰ منٹ
" منٹگمری " "	۱۵۰	۲۰ منٹ
" ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور پشاور ڈویژن	۱۲۰	۲۲ منٹ
" آزاد کشمیر	۲۵	۸ منٹ
۲۷ دسمبر صبح ۸½ بجے		
جماعتہائے حیدرآباد اور خیرپور ڈویژن	۶۰	۱۵ منٹ
جماعتہائے راولپنڈی شہر و ضلع	۱۰۰	۱۲ منٹ
" ملتان " "	۱۵۰	۲۰ منٹ
۲۷ دسمبر شب ۶½ بجے		
جماعتہائے سیالکوٹ شہر و ضلع	۳۵۰	۵۰ منٹ
" میانوالی شہر و ضلع	۱۵	۲ منٹ
" کیمبل پور اٹک "	۲۵	۵ منٹ
بیعت		۱۰ منٹ
جماعتہائے لاہور شہر و ضلع	۲۰۰	۲۳ منٹ
۲۸ دسمبر صبح ۸½ بجے		
جماعتہائے گجرات شہر و ضلع	۲۰۰	۲۵ منٹ
" مظفر گڑھ "	۲۵	۵ منٹ
" ایسٹ پاکستان	۸	۵ منٹ
۲۸ دسمبر شب ۶½ بجے		
جماعتہائے ڈیرہ غازی خاں شہر و ضلع	۶۰	۱۰ منٹ
جماعتہائے جہلم شہر و ضلع	۱۱۰	۱۵ منٹ
بیعت		۱۰ منٹ
جماعتہائے کراچی شہر و مضافات	۸۰	۲۰ منٹ
" کوئٹہ بلوچستان	۵۰	۱۳ منٹ
" شیخوپورہ شہر و ضلع	۱۵۰	۲۰ منٹ
۲۹ دسمبر صبح ۹ بجے		
جماعتہائے لائلپور شہر و ضلع	۲۵۰	۴۰ منٹ
" سرگودھا " "	۲۰۰	۴۰ منٹ
بیعت		۱۰ منٹ
جماعت ہائے ہندوستان	۱۰	۵ منٹ
" بیرونی ممالک	۶	۵ منٹ

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی محمد تمیم صاحب سیلون میں ہمارے لوکل مبلغ ہیں۔ بعض شرارت پسند عناصر نے ان کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا ہوا ہے جو تاحال ختم نہیں ہوا۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اور مقدمہ میں باعزت طور پر بری فرمائے

(وکیل التبشیر ربوہ) (ص)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ منظوری سے قبل دفتر کو اطلاع کر دے۔

نمبر ۱۳۱۲۱ منکہ ابوبکر ولد حاجی عبداللہ قوم زمیندار پیشہ تعلیم عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن بڑا اگرہ ڈاکخانہ بڑا اگرہ ضلع مالابار صوبہ مدراس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ صرف صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مجھے برائے خرچ مبلغ پندرہ روپے ملتے ہیں اس آمد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع کر دوں گا۔ اگر میری وفات پر بھی کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد ابوبکر ۲۳/۱۱/۵۲

گواہ شد محمد احمد نعیم ولد حسن کٹی صاحب مالاباری حال درویش قادیان ۲۳/۱۱/۵۲

گواہ شد فخرالدین ولد حق کٹی صاحب مالاباری حال درویش قادیان ۲۳/۱۱/۵۲

نمبر ۱۳۱۶۰ منکہ ناصر احمد ولد مکرم محمد سلیمان صاحب قوم صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سنگھوڑا ڈاکخانہ انگر کلو ضلع جمشید پور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۵۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل تعالیٰ زندہ ہیں میں آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا یا میری وفات پر میری جو جائداد ثابت ہو میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں جو رقم حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں وہ رقم حساب کرتے وقت میرے حصہ جائداد میں مجرا کی جائے گی۔ میری ماہوار آمد اس وقت مبلغ ۵۷ روپے ہے میں اپنی ہر قسم کی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد ناصر احمد ۱/۱۱/۵۳

گواہ شد۔ قریشی عطاء الرحمٰن عفی عنہ دار المسیح قادیان دارالامان ۱/۱۱/۵۳

گواہ شد۔ دستخط محمود احمد پشاوری درویش محرر نظارت امور عامہ قادیان ۱/۱۱/۵۳

نمبر ۱۳۱۶۸ منکہ حلیمہ بیگم زوجہ میر غلام رسول صاحب احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن باڑی پورہ ڈاکخانہ باڑی پورہ ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۰/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

راقمہ نے پہلے وصیت کا فارم پُر کر کے اکتوبر ۱۹۴۸ء میں دیا تھا۔ اعلان وصیت اور شرط اول مبلغ پانچ روپے ۱۹۴۸ء میں ادا بھی کر دئیے تھے مگر معلوم نہیں کہ راقمہ کی وصیت کا اعلان کیوں نہ ہوا۔ اس لئے پھر دوبارہ حسب ذیل وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ راقمہ کے پاس زیورات مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ کے ہیں اور حق مہر مبلغ اڑھائی صد روپیہ بذمہ شوہر موجود ہیں۔ کل چار سو روپیہ بنتا ہے

اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کا دسواں حصہ راقمہ اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس رقم میں سے راقمہ ماہانہ مبلغ ایک روپیہ آٹھ آنہ ادا کرتی رہے گی اور مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ بھی کوئی جائداد پیدا ہو تو اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہو گی۔

الراقمہ حلیمہ بیگم بقلم خود زوجہ میر غلام رسول لوجی ساکن باڑی پورہ۔ تحصیل کولگام ضلع اسلام آباد کشمیر

گواہ شد۔ میر غلام رسول شوہر موصیہ بقلم خود

گواہ شد حکیم میر غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کشمیر باڑی پورہ ۶/۱۰/۵۶

نمبر ۱۳۱۷۵ منکہ حوا بی بی زوجہ صاحب خاں قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نرگاں۔ ڈاکخانہ تلسی پور ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائداد زرعی زمین ۳½ ایکڑ جس کی اندازاً قیمت ۱۰۰۰/- روپے ہے اور منقولہ جائداد دین مہر ۴۰۰/- روپے ہے۔ جس کے عوض میں میرے خاوند مذکورہ زرعی زمین میرے نام پر رجسٹری کر دیئے ہیں۔ زیور سونا ۳½ تولہ جس کی قیمت ۲۴۰/- روپے ہے۔ چاندی ۶۲ تولہ جس کی قیمت ۱۰۸/- روپے ہے۔ اس میں سے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور آئندہ جب کوئی جائداد پیدا کروں تو اس میں سے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ وصیت شدہ رقم میں اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ اگر نہ کر سکی تو میری وفات کے بعد میرے ورثہ سے صدر انجمن احمدیہ وصول کرے گی۔

الراقمہ حوا بی بی ۱۷/۲/۵۶

گواہ شد محسن خان دیہاتی مبلغ حلقہ کرنگ ضلع پوری اڑیسہ

گواہ شد صاحب خاں ساکنہ نرگاں ضلع کٹک اڑیسہ۔

اعانت الفضل

(۱) گلوب سپورٹس کمپنی ڈسکہ نے مبلغ چالیس روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۲) محمد اسلم کلیم صاحب صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں ۔۔ ۔۔

(۳) سمیع اللہ صاحب لاہور نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ ۔۔ ۔۔

ان کی طرف سے مستحقین کے نام خطبہ نمبر جاری کر دئیے جائیں گے۔

(۴) چوہدری محمد شریف صاحب خالد ربوہ نے مبلغ ستر روپے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اور مزید دینی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ (۵) عبدالستار صاحب حامد ربوہ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔

ایک طالب علم کی تلاش

میرا لڑکا عزیزی نذیر احمد طالب علم جماعت ہفتم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۲۵ نومبر کو گھر سے بلا اطلاع کسی جگہ چلا گیا ہے۔ اگر کوئی دوست اسے پائیں تو اس کے متعلق خاکسار کو مطلع فرمائیں نہایت ممنون ہوں گا۔

عزیز موصوف کا حلیہ یہ ہے قد تقریباً ۴½ فٹ رنگ گندمی۔ لباس دھاری دار قمیص سلوار سفید پاؤں میں ربڑ کے بوٹ سر سے ننگا۔

خاکسار جمعدار کلرک برکت علی۔ دارالیمن۔ ربوہ

علاقہ تھل میں زرعی اراضی برائے فروخت

خاصی تعداد میں زرعی اراضی کے مربعہ جات جو بیرون بلاک ہیں بہت جلد فروخت کئے جا رہے ہیں۔ اراضی زرخیز اور عمدہ ہے۔ قیمت بالکل معمولی ہے۔ کاشت کار طبقہ کے لئے یہ بہترین موقعہ ہے۔ خط و کتابت کے ذریعہ یا خود مل کر طے کریں۔

پنچایت زراعت فارم لمیٹڈ کارزو بلڈنگ چوک رنگ محل لاہور

خوشخبری برائے اہالیان ربوہ

مورخہ ۱۲/۵۶ ۱۱ بروز منگل گول بازار ربوہ میں بشیر کراکری اینڈ جنرل سٹورز کا افتتاح ہوا۔ یہ ربوہ میں سب سے پہلی دوکان ہے۔ جس میں آپ کو مکمل سامان کراکری اور مٹیالی کے علاوہ دھات کے بنے ہوئے ہر قسم کے برتن ارزاں قیمت پر مل سکتے ہیں۔ آج ہی تشریف لائیں اور ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

پروپرائیٹر **چوہدری بشیر احمد**

محترمہ سیدہ رفعت صاحبہ اور آپ کی نواسی سیدہ نظیفہ صاحبہ کی وفات

انا للہ و انا الیہ راجعون

مؤرخہ ۱۰ دسمبر ۵۶ء کو محترمہ سیدہ رفعت صاحبہ مرحومہ اور ان کی نواسی سیدہ نظیفہ بنت سید اعجاز احمد صاحب کے جنازے سیالکوٹ سے ربوہ پہنچے۔ بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ دونوں کی وفات اچانک مکان گرنے سے ہوئی۔

سیدہ رفعت صاحبہ مرحومہ کی عمر ۶۵ سال تھی۔ آپ حضرت سید خصیلت علی شاہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی منجھلی صاحبزادی اور حضرت سید حامد شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سیالکوٹی کی بہو تھیں۔ آپ صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ بہت نیک سیرت پائی تھی۔ غریبوں کی ہمدرد تھیں۔ آپ نے کئی یتیم بچیوں کی پرورش کی۔ آپ نے احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ میں بتیس ۳۲ سال دینیات پڑھانے کی خدمت برائے نام وظیفہ پر سرانجام دی۔ آپ لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کی ممبر بھی تھیں اور اچھی مقررہ بھی۔ آپ کی وفات سیالکوٹ کی احمدی بچیوں کے لئے خصوصاً اور دوسری بچیوں کے لئے عموماً بہت بڑا خلا پیدا کر گئی ہے۔ سیالکوٹ میں ہزارہا عورتیں اور بچیاں آپ کے جنازہ پر آنسو بہا کر اپنی محسنہ کو خراج عقیدت پیش کرتی رہیں۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

چالیس جواہر پارے

یہ کتاب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

کی لطیف تالیف ہے۔ اس میں سیدنا حضرت **محمد رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس صحیح اور مستند احادیث درج فرما کر ان کی تشریح اور تفسیر فرمائی ہے اور اس تشریح و تفسیر میں ایسے حقائق و معارف کا دریا بہا دیا ہے کہ پڑھنے والے کا دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے معمور ہو جاتا ہے اور اس محبت کی ایک جھلک بھی نظر آجاتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہل بیت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد **اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ** کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے یہ فضیلت بھی عطا فرمائی ہے کہ میری کلام نہایت مختصر اور اس کے معانی بہت وسیع ہوتے ہیں، کی بھی تصدیق ہو جاتی ہے اور بے اختیار درود شریف زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔

کتاب کے شروع میں احادیث اور ائمہ حدیث کے متعلق بھی ایک جامع مقدمہ درج ہے۔ جو طالبان علم حدیث کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے۔ اس کے دوسرے ایڈیشن میں پہلے سے اضافہ کیا گیا ہے۔ تھوڑی تعداد باقی ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ حجم ۱۷۷ صفحے۔ اصل قیمت ایک روپیہ تھی۔ مگر اب آٹھ آنہ کر دی گئی ہے تاکہ ہر احمدی آسانی سے خرید سکے۔

احمدیہ کتابستان ربوہ

پتہ مطلوب ہے

(۱) میر فضل دین صاحب موصی ۷۹۸ ولد میر حسن دین صاحب محمود آباد اسٹیٹ کا دفتر وصیت کو پتہ درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو مطلع فرمائیں اگر خود اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر کو اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔

(۲) شیخ مسعود احمد صاحب رشید ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ انجینئر موصی ۶۸۴ لاہور کے موجودہ ایڈریس کی دفتر وصیت میں ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دے مشکور فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

اعلان

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ کا سالانہ اجلاس عام بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۶ء بوقت دس بجے صبح کمیٹی روم دفاتر تحریک جدید میں ہوگا۔ (انشاء اللہ)

حصہ داران سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر اجلاس میں شمولیت فرماویں۔

ایجنڈا

(۱) حسابات نفع نقصان و بیلنس شیٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۶ء

(۲) انتخاب ڈائریکٹران کمپنی

(۳) تقرر آڈیٹرز

محمد احمد جلیل

(چیئرمین آرپیکو لمیٹڈ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷